

## 9497-خاوند کے معاملات تبدیل ہو چکے ہیں اور حرام کا ارتکاب کرنے لگا ہے، یوی کو کیا کرنا چاہیے؟

### سوال

میری شادی کو دس برس ہو چکے ہیں، اور میرے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے، میری شادی محبت کی شادی تو نہیں تھی، لیکن میں اپنے خاوند سے بہت زیادہ محبت کرتی ہوں، کیونکہ شادی کے ابتداء میں خاوند میری بہت عزت کرتا اور ہر معاملہ میں مجھ سے مشورہ کرتا تھا، اور میرے ساتھ الفت و محبت کی باتیں کرتا جتیں کہ میں اسے مکمل طور پر محبوب جانے لگی۔ صریح بات ہے کہ وہ نماز باجماعت مسجد میں جا کر ادا کرتا تھا، اور ہر معاملہ میں میری معاونت کرتا، حتیٰ کہ پچوں کی تعلیم و تربیت اور گھر کے کام کا ج میں بھی میرا ہاتھ بٹاتا لیکن شادی کے چار برس بعد اس کے دوسرے نوجوان لڑکوں سے تعلقات بننا شروع ہوئے۔

اور اچانک انکشاف ہوا کہ وہ تبا کو نوشی کرنے لگا ہے، جس سے مجھے بہت دکھ اور صدمہ ہوا، اس نے مجھ سے وعدہ کیا کہ وہ دوبارہ ایسا نہیں کریگا، لیکن شدید افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ وہ اب تک تبا کو نوشی کر رہا ہے، اور اس کا اتنا عادی ہو چکا ہے کہ صح کے وقت روزانہ کیفیت جا کر حکمت پیتا ہے۔

جب میں اسے روکتی ہوں تو وہ مجھ پر ہتھیں چلانے لگتا ہے کہ مجھے اس کے معاملات میں دخل اندازی نہیں کرنی چاہیے، یہ بھی علم رہے کہ وہ میرے حقوق میں بھی کوئی ہاتھی کر رہا ہے، اور پچوں کے حقوق بھی صحیح طور پر ادا نہیں کرتا، اپنے دوست و احباب کے ساتھ بہت زیادہ مشغول رہتا ہے، بلکہ صح گھر سے نکلتا ہے تو رات کے آخری حصے میں ہی واپس پلٹتا ہے۔ میں نے اس موضوع میں اس کے خاندان والوں کو بھی شامل کرنے کی کوشش کی کہ وہ اسے سمجھائیں لیکن اس کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا، وہ کسی کی بات سنتا ہی نہیں، میں اس سلسلہ میں بہت پریشان ہوں، کیونکہ وہ میرے ساتھ بہت زیادہ عصیت کا معاملہ کرنے لگا ہے اور بات بات پر غصہ ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

لیکن اپنے دوستوں کے ساتھ بہت مذاق کرتا رہتا ہے ان سے خوش رہتا ہے، اسی طرح اگر ہم اسے کہیں کہ ہم سب اکٹھے کہیں گھومنے جاتے ہیں تو وہ راضی نہیں ہوتا، اور اگر ہمارے ساتھ کہیں چلا بھی جائے تو بالکل خاموش رہتا ہے اور کسی سے بات تک بھی نہیں کرتا، موبائل کے ساتھ بھی لگا رہتا ہے یا تو پیچ کرتا ہے یا پھر فون پر بات چیت، یہ اس حد تک تھا کہ ابتدائی طور پر تو میں خیال کرنے لگی کہ اس کے میرے علاوہ کسی اور کے ساتھ بھی تعلقات ہیں۔

لیکن اس کے تصرفات کے مطابق تو میں یہی سمجھتی ہوں کہ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ مشغول رہتا ہے، میں اس سے ہر طرح محبت کرتی ہو اور دل و جان سے چاہتی ہوں۔

ملاحظات: وہ مسجد میں نماز ادا کیا کرتا تھا، لیکن اب کئی نمازیں تو وہ ادا بھی نہیں کرتا، وہ مجھے اکثر طور پر مجموع کرتا اور میری اہانت کرتا رہتا ہے، اولاد کے سامنے مجھے غصہ ہوتا اور جیختا ہے، بلکہ کسی بھی شخص کے سامنے میری بے عزتی کر دیتا ہے اور میرے جذبات کا خیال بھی نہیں کرتا کہ کسی دوسرے کے سامنے ذلیل کر رہا ہے۔

اکثر طور پر وہ تبا کو نوشی کے عادی نوجوانوں کے ساتھ ٹور پر جاتا ہے، اپنے لباس وغیرہ پر فضول خرچی اور اسرا ف کا مرتبہ ہوتا ہے، لیکن اسے گھر یا اخراجات اور ضروریات کی کوئی فخر نہیں کہ گھر میں کیا چیز کم ہے یا کچھ لانا ہے اس پر قرض بہت زیادہ ہے، اور اس کے پاس کوئی قیمتی چیز تک نہیں رہی۔

یہ علم میں رہے کہ میں کام کرتی اور اپنے اخراجات خود برداشت کرتی ہوں، گھر کا کرایہ بھی دیتی ہوں، اور گھر کی ملازمت کی تغواہ بھی میرے ذمہ ہے، اور گھر کی اکثر ضروریات بھی پوری کرتی ہوں، لیکن اسے کوئی فخر ہی نہیں مجھے بتائیں کہ میں اس کے ساتھ معاملات میں کیا طریقہ اختیار کروں؟

### پسندیدہ جواب

اول:

ازدواجی زندگی کی بہت ساری مشکلات ہیں، اگر تو یہ مشکلات خاوند کی جانب سے ہوں تو چرا ایک عقلمند عورت کو اس کا سبب تلاش کرنا چاہیے کہ خاوند کے اپنی یوی کے ساتھ معاملات میں تبدیل کیوں آئی ہے، اور اس کی زندگی میں یہ مشکلات پیدا ہونے کے اسباب کیا ہیں، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس کا سبب یہ ہو کہ وہ خاوند کی بات نہیں مانتی، اور تصرفات میں عنا د کا شکار

ہوئی ہے، یا پھر خاوند کی اطاعت کرنے میں کہیں کوتاہی سے تو کام نہیں لے رہی، یا پھر کہیں وہ گھر اور بچوں کی تربیت میں تو سستی کو کوتاہی کی مرتبہ نہیں رہی، اس کے علاوہ دوسرے اسباب تلاش کرے۔

یہ تو تصور نہیں کیا جاسکتا ہے کہ ازدواجی زندگی سعادت کے ساتھ بسر ہو رہی تھی، اور اچانک ہی بغیر کسی سبب کے خاوند اپنی بیوی کو ناپسند کرنے لگا، اور گھر سے باہر راتیں بسر کرنے لگے، اور تباہ کو نوشی کرنے لگے، اس کا ضرور کوئی سبب ہوگا، جس کی بنابرخاوند ایسے کرنے لگا ہے، اور ضرور کوئی بات ہوگی جس نے اسے یہ غلط کام کرنے کی طرف لگا دیا۔

اگرچہ ہمیں علم ہے کہ اکثر طور پر ان اسباب میں بیوی کا کوئی ہاتھ نہیں ہوتا؛ بلکہ ایک نیک و صالح شخص کا غلط راہ پر چل نکلا اللہ تعالیٰ ہمیں ثابت قدیمی اور بدایت نصیب فرمائے یا تو بری صحبت اور سوسائٹی کی وجہ سے ہے جو اسے لھیر کر صراط مستقیم سے گراہ کر دیتی ہے، حتیٰ کہ اس کی دنیا و آخرت کی مصلحت سے بھی دور ہٹا دیتی ہے، جیسا کہ ہمارے سامنے اس مشکل میں دیکھنے کو مل رہا ہے۔

جب بیوی کے سامنے واضح ہو جائے کہ خاوند میں تبدیلی آئی ہے اس میں بیوی کا کوئی دخل نہیں تو پھر یہ اس کے لیے اللہ کی جانب سے آزمائش ہے، اس لیے اسے یا تو خاوند کی جانب سے حاصل ہونے والی تکلیف پر صبر و تحمل کے ساتھ ساتھ خاوند کی اصلاح کے لیے دعا کرتے ہوئے اسے نصیحت بھی کرنی چاہیے۔

یا پھر بیوی اگر اس کی اذیت و تکلیف پر صبر نہیں کر سکتی یا اسے خدشہ ہو کہ اگر خاوند کے ساتھ رہی تو اسے اپنے آپ یا اپنے دین کا خطرہ ہو سکتا ہے یا پھر اولاد بگڑ جائیگی یا پھر خاوند کی معصیت و نافرمانی کفر تکبیر پر بیٹھ جائے اللہ اس سے محفوظ رکھے تو اس حالت میں بیوی اپنے خاوند سے علیحدگی طلب کر سکتی ہے۔

دوم:

بیوی کو چاہیے کہ وہ اپنے خاوند کو وعظ و نصیحت کرنے میں اچھے طریقہ سے جدوجہد کرے، اور اس کے لیے اپنی کلام میں شدت اور سختی سے کام نہ لے، اور نہ ہی اس کے سامنے منہ بسوار کر اور تیوری چڑھا کر بات کرے۔

بلکہ اسے اس سلسلہ میں نرمی کا مظاہرہ کرنا چاہیے، اور وہ اپنے ماں باپ اور خاندان والوں کو اس سلسلہ میں بتائے تاکہ وہ کسی ایسے شخص کو اس میں دخل اندازی کرنے کا کہیں جو اس کے خاوند کو نصیحت کرے، اور اسے صحیح راہ کی راہنمائی کرے۔

اس کے ساتھ ساتھ بیوی کو حرص کے ساتھ سجدہ میں اور رات کے آخری حصہ میں اپنے خاوند کے لیے اللہ عز و جل سے اصلاح کی دعا کرنی چاہیے۔

شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کیتھے ہیں:

"خاوند کے لیے ابھی بیوی کے ساتھ بر اسلوک کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

[(اور ان عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرو)۔ النساء (19)].

اور عبد اللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اور آپ کی بیوی کا بھی آپ پر حق ہے"

اسے امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

جب خاوند اپنی بیوی کے ساتھ براسلوک کرے تو بیوی کو چاہیے کہ وہ صبر و تحمل سے کام لے، اور اس کے ذمہ جو خاوند کے حقوق ہیں وہ ادا کرتی رہے تاکہ اسے اس کا جرو ثواب حاصل ہو، ہو سکتا ہے جب خاوند اس کی جانب سے یہ سلوک دیکھے تو اسے ہدایت آجائے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

۱۔ اور نیکی و برائی برائی نہیں ہو سکتی، آپ برائی کو جعلیٰ سے دور کریں، تو وہ جس کے اور آپ کے درمیان عدالت و دشمنی ہے وہ آپ کا دلی دوست بن جائیگا۔

۲۔ اور یہ چیز تو انہیں ہی نصیب ہوتی ہے جو صبر کرنے والے ہیں، اور اسے سوائے بڑے نصیبے والوں کے کوئی اور نہیں پاستا۔ فصلت (3534)۔

دیکھیں: المتنقی من فتاویٰ الشیخ فوزان (177/4)۔

اگر کوئی ایسی معاصی اور گناہ ہوں جس پر بیوی صبر کر سکتی ہے تو ٹھیک، لیکن ان میں نماز ترک کرنا شامل نہیں ہے، کیونکہ نماز ترک کرنا کفر اور دین اسلام سے ارتکاب ہے، اس لیے بیوی اپنے خاوند کو نزدیک مت آنے دے، حتیٰ کہ وہ نماز کی پابندی کرنے لگے۔

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

ایک عورت کا خاوند کچھ کبیرہ گناہ مثلاً نشہ وغیرہ کا ارتکاب کرتا ہے، اور یہ عورت اپنے خاوند سے تنگ ہے، عورت نیک و صالح اور ایمان والی ہے ہم تو اسے ایسے ہی سمجھتے ہیں باقی اللہ ہی کو علم ہے یہ عورت کیا کرے، اس نے کہی بار خاوند کو نصیحت بھی کی ہے کہ وہ اس حرام کام سے باز آجائے، اور توبہ کر لے لیکن اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوا، اس کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے؟

آیا یہ عورت میکے چلی جائے، یا کہ صبر و تحمل سے کام لے ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کو بدایت نصیب کرے اسی طرح وہ اپنے بچوں کو بھی نماز ادا کرنے سے روکتا ہے؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

"حرام کام کا ارتکاب کرنے والا یہ شخص نماز ادا کرتا ہے یا نہیں؟"

سائل:

نماز ادا کرتا ہے لیکن سستی کے ساتھ ادا نہیں کر سکتی ہے بھی گھر میں اور بھی کام پر اور بھی نماز میں تاخیر بھی ہو جاتی ہے۔

جواب:

میری رائے تو یہ ہے کہ جب بیوی نے اسے نصیحت بھی کی اور اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوا تو پھر بیوی کو فتح نکاح کے مطابق کا حق حاصل ہے، وہ نکاح فتح کر لے، لیکن بہر حال ان جیسے امور میں ہو سکتا ہے فتح نکاح کے ساتھ اسے کچھ اشیاء حاصل نہ ہوں: کیونکہ اس کے ساتھ اولاد بھی ہے، اور فتح نکاح میں مشکل پیش آئے گی۔

اس لیے اگر اس کی معصیت و نافرمانی کفر کی حد تک پہنچتی تو خراب اور فساد کے خوف کی بنا پر خاوند کے ساتھ رہنے میں کوئی حرج نہیں۔

لیکن اگر یہ معصیت کفر کی حد تک پہنچ چلی ہو مثلاً وہ نماز ادا نہیں کرتا تو پھر بیوی اس کے ساتھ ایک لمحہ بھی نہیں رہ سکتی۔"

دیکھیں: لقاء الباب المفتوح (13) سوال نمبر (18).

سوم:

خاوندوں پر واجب ہے کہ وہ اپنی بیویوں کے بارہ میں اللہ کا تقدیم اور ڈر اختیار کریں، اور یہ علم میں رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی بیویوں کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرنے کا حکم دیا ہے، اور انہیں حکم دیا ہے کہ وہ انہیں اچھے طریقہ سے رکھیں۔

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے انہیں بتایا ہے کہ ہو سکتا ہے ان میں سے کوئی خاوند اپنی بیوی کو ناپسند کرتا ہو لیکن اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس میں خیر کثیر پیدا کر دے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسے ہی بیان کیا ہے کہ:

اگر وہ اس کے کسی اخلاق کو برداشت کرے تو پھر اس کے اخلاق حسنہ پر اسے راضی ہو جانا چاہیے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿(اور ان (بیویوں) کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرو، اور اگر تم انہیں ناپسند کرو تو ہو سکتا ہے تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور اللہ تعالیٰ اس میں خیر کثیر پیدا فرمادے)﴾. النساء (19).

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”کوئی مومن کسی مومنہ عورت سے بغرض نہیں رکھتا، اگر وہ اس کے کسی اخلاق کو ناپسند کرتا ہے تو اس کے کسی دوسرے اخلاق سے راضی ہو جائیگا یا فرمایا: اس کے علاوہ کسی دوسرے اخلاق سے۔“

صحیح مسلم حدیث نمبر (1469).

ان خاوندوں کو یہ جاننا چاہیے کہ ان کے لیے قد وہ و نمونہ اور آئندیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے لیے سب سے بہتر خاوند تھے۔

ابن کثیر رحمہ اللہ کستہ میں:

قولہ:

عشر و حسن بالمعروف:

یعنی ان کے ساتھ اچھی کلام کرو، اور اپنے افال بھی اچھے کرو، اور اپنی شکل و صورت بھی اچھی بناؤ جتنی تم میں استطاعت ہے، بالکل اسی طرح جس طرح تم اپنی بیوی سے چاہتے ہو تو پھر تم بھی اسی طرح کرو۔

جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿(اور ان عورتوں کے لیے بھی دیے ہی حقوق ہیں جس طرح ان پر حق ہیں اچھے طریقہ کے ساتھ)﴾. البقرة (228).

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"تم میں سب سے بہتر اور اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر اور اچھا ہے، اور میں اپنے گھر والوں کے لیے تم میں سب سے بہتر اور اچھا ہوں"

سن ترمذی حدیث نمبر (3892) امام ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حسن معاشرت کرتے، اور ہمیشہ خوش رہتے اور اپنی بیویوں کے ساتھ بھی مذاق کرتے، اور ان سے نرم رویہ اختیار کرتے، اور ان کے لیے اخراجات کھل کر کرتے، اور اپنی بیویوں کو بناتے۔

حتیٰ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ دوڑ لگانے کا مقابلہ کر کے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے محبت و مودت کا مظاہرہ کرتے۔

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ دوڑ لگانی تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نکل گئی اور مقابلہ جیت لیا، یہ اس وقت ہوا جکہ ابھی میرا جسم فربہ نہیں ہوا تھا، لیکن جب میں بھارے جسم والی ہو گئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ دوڑ لگانی اور آگے نکل گئے تو فرمانے لگے : یہ اس کا بدلہ ہے"

سنن ابو داود حدیث نمبر (2578) علامہ ابافی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس بیوی کی باری ہوتی رات کے وقت ساری بیویوں کو اس کے گھر روزانہ اٹھتے کرتے اور بعض اوقات ان سب کے ساتھ رات کا کھانا تناول فرماتے، پھر ہر بیوی اپنے اپنے گھر پلی جاتی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس بیوی کی باری ہوتے اس کے پاس رات بسر کرتے، ایک ہی بستر میں سوتے، اور اپنی اوپر والی چادر اتار کر صرف تہ بند میں سوتے تھے۔

جب عشاہ کی نماز ادا کر لیتے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں آ کر اپنی بیوی کے ساتھ سونے سے قبل کچھ دریافت میں کرتے، تاکہ اس سے انس و محبت پیدا ہو۔

اور پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿لَيَقُولُ الظَّاهِرَاتُ لِيَ رَسُولُ رَبِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَهْرَيْنِ نَحْوَنَّهُ﴾۔ الاحزاب (21)۔

دیکھیں : تفسیر ابن کثیر (242/2)۔

لکھا ہے کہ آپ کے خاوند کا بڑی صحبت اور بڑی سوسائٹی سے دور ہونا ہی علاج ہے جس کی بناء پر وہ اپنے بیوی، بچوں اور گھر اور دین سے مشغول ہو گیا ہے اور ان کا خیال نہیں کرتا، اس لیے اگر ممکن ہو سکے تو اس کے لیے نیک و صالح صحبت اور سوسائٹی اور ماحول بنائیں، اس کے لیے اس کے خاندان سے نیک و صالح افراد سے مدد و تعاون حاصل کریں، جو اس کے لیے بڑی صحبت اور بڑے دوستوں کی بجائے حاصل کریں جنہوں نے اس کی حالت کو خراب کر کے رکھ دیا ہے تو یہ بہتر ہے گا۔

پھر آپ کو بھی چاہیے کہ آپ اس بڑی سوسائٹی کا نعم البدل دینے کے لیے اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے مدد طلب کرتے ہوئے خاوند کو گھر میں سکون اور محبت و مودت اور الافت دیں جو اس بڑی صحبت سے نجات دلائے، امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ اور آپ کے خاوند کے لیے اس آزمائش سے کوئی نکلنے کی راہ بنادے۔

ہماری اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا ہے وہ آپ کے خاوند کو ہدایت نصیب کرے، اور اسے ایسے کام کرنے کی توفیق دے جو اللہ کو راضی کرنے والے ہوں، اور آپ دونوں کو خیر و بھلائی پر جمع فرمائے۔

مزید آپ سوال نمبر (45600) اور (9463) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔

واللہ اعلم۔